خالص اسلامی
عقیدہ

اللباب الصافية في عقيدة الفرقة الناجية

تالیف
ڈاکٹر قذلہ بنت محمد القحطانی

ترجمہ
سیف الرحمن حفظ الرحمن التیمی

MD. SANAULLAH SADIQUE TAIMI
Simultaneous Interpreter At Masjid e Haram
Former Assistant Professor
Al-Imam Mohammad Bin Saud University

محمد ثناء الله صادق التيمي
المترجم الفوري بالمسجد الحرام بمكة المكرمة
و الأستاذ المساعد
بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية سابقا

التاريخ: ٢٠٢٣-١٠-٠٧ م

الحمد لله رب العالمين و الصلاة والسلام على رسوله الأمين و على آله و صحبه أجمعين

و بعد:

فقد أرسل إلي الأخ الفاضل سيف الرحمن حفظ الرحمن التيمي الترجمة الأردية لكتاب " اللباب الصافية في عقيدة الفرقة الناجية" والتي تحمل إسم " خالص إسلامي عقيده" مرفقا مع أصل الكتاب للمراجعة. ونظرا إلى أن الكتاب مختصر و مفيد جدا، سررت به و قرأت الترجمة فوجدتها مفيدة بلغة أردية سليمة سلسة تفي بمراد المؤلفة و تؤدي المعنى خير أداء.

وقد سبق أنه ترجم عدة كتب مفيدة إلى اللغة الأردية و بذلك تولدت لديه ملكة للترجمة و هو ممن أثق بهم في هذا الميدان.

تقبل الله من الجميع و كتب للكتاب القبول.

أخوكم

ثناءالله صادق التيمي

المترجم الفوري بالحرم المكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين، المبعوث رحمة للعالمين، محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

أما بعد:

یہ (مختصر عقیدہ) ہے جسے میں نے مسجد نبوی کے اندر تحریر کیا، اس حال میں کہ شوقِ طلب مجھے ان نقوش وآثار کی یاد دلا رہا تھا جو ہمارے لیے پیغمبر کائنات اور رسول رحمت نے نقش کیے، میں نے اپنے تخیل میں آپ کے روئے انور کا دیدار کیا جب کہ آپ اس مسجد میں معلم ومربی، ہادی اور مبشر ونذیر کی طرح داخل ہو رہے تھے، آپ پر اللہ کا بیش بہا درود وسلا م نازل ہو۔

میں نے اس کتاب میں سلف صالحین کے اس منہج وطریقہ پر چلنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے عقیدہ کی مختصر کتابوں میں اختیار کیا، مثلا:

- امام طحاوی جن کا نام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ الازدی الطحاوی ہے، (متوفی:۳۲۱ ھ) ، انہوں نے العقیدۃ الطحاویۃ (میں یہ منہج اختیار کیا ہے)۔
- امام ابو اسماعیل الصابونی (متوفی: ٦٢١ھ) نے عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث (میں یہ منہج اپنایا ہے)۔
- موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامۃ (متوفی: ٦٢١ھ) نے اپنی کتاب لمعۃ الاعتقاد (میں یہ طریقہ اختیا ر کیا ہے)۔
- شیخ الاسلام ابن تیمیہ تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم الحرانی (متوفی: ۷۲۸ھ) نے العقیدۃ الواسطیۃ (میں یہ منہج اختیار کیا ہے)۔

- علامہ فضـــیلۃ الشـــیخ محمد بن صـــالح العثیمین (متوفی: ۱۴۲۱ھ) نے عقیدة أهل السـنۃ والجماعۃ میں اســے اختیار کیا۔

ان کے علاوہ دیگر علمائے امت نے بھی یہ طریقہ اختیار کیا، اللہ ســے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسـلمانوں کو بغیر کســی تبدیلی اور انحراف کے اس عقیدہ پر ثابت قدم رکھے یہاں تک کہ ہم اس سے جا ملیں ۔

میں اس عقیدہ کو شـــہادتِ حق کے میزان پر پیش کرتی ہوں جس پر میں ایمان رکھتی ہوں، اسی کے مطابق زندگی گزارتی ہوں ، اســی پر مرنا چاہتی ہوں اور اســی پر دوبارہ اٹھایا جانا چاہتی ہوں۔

میں اللہ سے امید کرتی ہوں کہ اس کاوش کو قبول عام عطا کرے ، اس سے تمام قارئین کو فائدہ پہنچائے ، اســے اپنی رضا کے لیے خالص کرلے اور مجھے ، میرے والدین، میری اولاد ، میرے اہل خانہ ، میرے اساتذہ اور تمام موحدین کو اس کے اجر وثواب ســـے محروم نہ رکھے...آمین والحمد للہ رب العالمین۔

دو شنبہ ۱ ربیع الآخر سنہ ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفات اس اللہ کے لیے لائق وسزاوار ہیں جس نے ہمیں اسلام سے سرفراز کیا، ہر قسم کی حمد وثنا اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہا ر ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ، آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے، وہ بڑی حکمتوں والا اور بڑا خبر دار ہے۔اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداءً) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا۔ نہ وہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

اے اللہ ! ہر قسم کی حمد وثنا تیرے ہی لیے ہے اور تمام ظاہر وپوشیدہ معاملات تیرے ہی طرف لوٹتے ہیں۔ تیری عبادت حق ہے، تیری حمد وثنا برحق ہے، اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! تیری حمد وثنا ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اورہمارے کہنے سے بہتر بھی۔

اے اللہ! ہم تیری حمد وثنا کرتے ہیں تمام تر حمد وثنا کی تعبیرات کے ساتھ۔

اے اللہ! ہم تیری ایسی حمد وثنا کرتے ہیں جو میزان کو بھردے، تیری اس قدر حمد وثنا کرتے ہیں جس قدر قلم تحریر کر سکے، کتاب شمار کرسکے اور جتنی تیری رحمت کی کشادگی ہے۔

اے اللہ! تیری حمد وثنا ہے جیسا کہ تو نے ام الکتاب (سورۃ الفاتحہ) میں، توریت وانجیل، زبور اور قرآن میں اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

اے اللہ! تیرے لیے کامل ترین حمد وثنا ہے، تیرے لیے جمیل ترین تعریف وتوصیف ہے، تیرا قول سب سے بلیغ ہے، تیرا علم سب سے محکم ہے، تیری سلطنت وحکومت سب سے مضبوط وزور آور ہے، اور تیری عظمت سب پر فائق ہے۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، بہت زیادہ، پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ یہ کفایت کیا گیا ہے کہ مزید کی ضرورت نہ رہے اور نہ اسے وداع کیا گیا اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب۔

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں جب کہ تو راضی ہوجائے اور تیری رضا کے بعد بھی تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں ۔

اے اللہ! تیری ویسی ہی تعریف ہے جیسا کہ تیرے چہرے کی عظمت اور تیرے سلطان کی کبریائی کو زیبا ہے۔

اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے ۔ تیرا نام با برکت ہے اور تیری عظمت وشان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

اے اللہ! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے، توہی باطن ہے ، تجھ سے پیچھے کوئی شے نہیں ہے، تجھ جیسا کوئی چیز نہیں، تو سننے اور دیکھنے والا ہے۔تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی، اگر ہمیں اللہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے....

میں درود وسلام بھیجتی ہوں نبی مصطفی ، آپ کی آل واولاد اور تمام صحابہ کرام پر اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر ۔
اما بعد:
میں ایک اللہ پر ایمان لائی اور گواہی دیتی ہوں کہ اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، نہ اس کی ربوبیت میں، نہ اس کی الوہیت میں اور نہ اس کے اسماء وصفات میں۔
وہی رب ہے، وہی خالق ورازق، کارساز اور بادشاہ ہے، جس کی ربوبیت میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں۔
چنانچہ جس طرح اس کی ربوبیت میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اسی طرح اس کی الوہیت میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں، لہذا وہی پالنہار اور معبود ہے جو ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے۔
وہ کمال وجلال ، اور عظمت وکبریائی کی صفات سے متصف ہے۔
میں نے ایک عظیم اللہ پر ایمان لایا اور بت اور معبود باطل کا انکار کیا۔
میں نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ، جو کبھی نہیں ٹوٹے گا اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے۔
ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی علو کی صفت سے متصف ہے، جیسا کہ قرآن وحدیث اور عقل وفطرت اس پر دلالت کرتی ہے، اللہ کے اسمائے گرامی میں: العلیّ، الأعلی، اور المتعال سر فہرست ہیں۔
ہم اللہ تعالی کے لیے ذات کی بلندی، شان ومرتبہ کی بلندی اور قہاری وغلبہ کی بلندی ثابت کرتے ہیں۔
ہم اللہ تعالی کے لیے عرش پر مستوی ہونے کی صفت ثابت کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی آسمانوں کے

اوپر اپنے عرش پر مستوی اور اپنی مخلوق سے الگ ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ [طه:٥]

ترجمہ: جو رحمن ہے ، عرش پر قائم ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ﴾ [الأعراف:٥٤]

ترجمہ: پھر عر ش پر قائم ہوا۔

نیز باری تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيم﴾ [البقرة:٢٥٥]

ترجمہ: وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اور یہ کہ:

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ [الأعلى:١]

ترجمہ: اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔

اللہ نے اپنی ذات کو فوقیت (برتری) سے متصف کیا ہے:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾ [الأنعام:١٨]

ترجمہ: اور وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے۔

﴿يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ﴾ [النحل:٥٠]

ترجمہ: اور اپنے رب سے جو ان کے اوپرہے کپکپاتے رہتے ہیں۔

علو ورفعت کے بعض دلائل :

اللہ کے پاس سے بہت سی چیزیں نازل ہوتی ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿يُدَبِّرُ الأَمْرَ مِنَ السَّمَاء إِلَى الأَرْضِ﴾ [السجدة:٥]

ترجمہ: وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔
نیز فرمان باری تعالی ہے :
﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ﴾ [الحجر:٩]
ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے۔
نیز اسی کی طرف ساری چیزیں چڑھتی ہیں، جیسے اللہ تعالی کا یہ فرمان :
﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ [فاطر:١٠]
ترجمہ: تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے۔
نیز یہ فرمان : ﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج:٤]
ترجمہ: جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں۔
وہ اس کے باوجود اپنی مخلوق کی نگرانی کر رہا ہے، ان کے احوال واعمال سے واقف وآگاہ اور ان پر غالب اور ان کا نگہبان ہے، فرمان باری تعالی ہے:
﴿يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ﴾ [الأنعام:٣]
ترجمہ: وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔
نیز فرمان باری تعالی ہے:
﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ﴾ [المائدة:١١٧]
ترجمہ: پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو ، تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔
ہم اس کے بندوں کے لیے اس کی معیت اور ہر چیز پر محیط اس کے علم کو ثابت کرتے ہیں۔

ابن جریر ــرحمہ اللہ- آیت﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ﴾ کی تفسـیر میں لکھتے ہیں: "اے لوگو! تم جہاں کہیں بھی رہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، وہ تم ســـے آگاہ ہے، تمہارے اعمال ســـے واقف ہے اور وہ تمہاری آمد ورفت اور رہنے ســـہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے، جب کہ وہ سات آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے"۔ (١)انتہی۔

ابن عبد البر وغیرہ نے صـــحابہ اور تابعین کے علماء کا یہ اجماع نقل کیا ہے کہ اللہ کے فرمان : ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ﴾(٢)سے مراد اللہ کا علم ہے۔

وحدة الوجود اور حلول کا عقیدہ رکھنے والوں ســـے ہم براءت کا اظہار کرتے ہیں جو یہ گمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ان کی ذات اور مخلوقات میں حلول کرتا ہے، ہم اس قول کے قائلین کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اکیلا اور یکتا ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

اور یہ کہ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اور ہم اس کی تما م تر صفات کو ثابت کرتے ہیں۔

وہ قابل ســـماعت کلام کے ذریعہ کلام کرتا ہے، وہ جب چاہتا ہے، جیسے چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے کلام کرتا ہے۔

اس نے اپنے انبیاء ورسـل سے کلام فرمایا، جن میں موسـی علیہ السلام سر فہرست ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴾[النساء:١٦٤]

---

(١)تفسیر طبری: (١٦٩/٢٣)

(٢)[الحدید: ۴]

ترجمہ: اور موسی (علیہ السلام) سے اللہ تعالی نے صاف طور پر کلام کیا۔

اور اس کے کلمات سب سے کامل کلمات ہیں، خبروں میں صداقت کے اعتبار سے اور احکام میں عدل وانصاف کے اعتبار سے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَّا مُبَدِّلِ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيم ﴾[الأنعام:١١٥]

ترجمہ: آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ایک متواتر قراءت یہ بھی ہے: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَاتُ رَبِّكَ﴾

اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔

اللہ تعالی اپنے ولیوں سے محبت رکھتا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ﴾[المائدة:٥٤]

ترجمہ: (وہ قوم) جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی۔

وہ اپنے دشمنوں سے بغض رکھتا، ان سے ناراض رہتا اور ان پر اپنا غضب نازل کرتا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّهِ كَمَن بَاء بِسَخْطٍ مِّنَ اللّهِ ﴾[آل عمران:١٦٢]

ترجمہ: کیا وہ شخص جو اللہ تعالی کی خوشنودی کے درپے ہے، اس شخص جیسا ہے جو اللہ تعالی کی ناراضگی لے کر لوٹتا ہے؟

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ ﴾ [البقرة:٦١]

ترجمہ: ان پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ تعالی کا غضب لے کر وہ لوٹے ۔یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ قَالَ يَاإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴾[ص:٧٥]

ترجمہ: (اللہ تعالی نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو کچھ گھمنڈ میں آگیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔

اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے دو حقیقی ہاتھ ہیں، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

﴿ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ ﴾[المائدة:٦٤]

ترجمہ: بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔

ہم اللہ کے لیے صفت رحمت کو ثابت کرتے ہیں ، چنانچہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، اس کی رحمت اس کے غضب پر سابق ومقدم ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ ﴾[الفاتحة:٣]

ترجمہ: بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نیز فرمایا:

﴿ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ﴾[طه:٥]

ترجمہ: جو رحمن ہے ، عرش پر قائم ہے۔

صحیح حدیث ہے کہ ابو ہریرۃرضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالی نے مخلوق

کو پیدا کر لیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگئی" ۔ایک دوسری روایت میں ہے: "میرے غضب پر سبقت لے گئی"(۳)۔

اللہ تعالی حکمت سے متصف ہے ، اور اس کے اسمائے گرامی میں (الحکیم) نام بھی سر فہرست ہے، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرِ﴾ [الأنعام:۷۳]

ترجمہ: اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔

اللہ کے تمام تر افعال بڑی عظیم حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں، کوئی بھی کام بے کار اور بے مقصد نہیں ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لاَ تُرْجَعُون فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ﴾ [المؤمنون:۱۱۵-۱۱۶]

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤگے۔اللہ تعالی سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے ۔ اس کے سوائی کوئی معبود برحق نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔

وہ اپنی مخلوق اور اس کے تما م تر معاملات سے خوب واقف ہے، وہ اپنی تخلیق اور اپنے حکم میں حکیم ودانا ہے، وہ اپنی حکومت وبادشاہت میں زور آور اور غالب ہے۔

---

(۳) اس حدیث کو بخاری (۱۰۶/۴) حدیث نمبر: (۳۱۹۴) اور مسلم (۲۱۰۸/۴) حدیث نمبر : (۲۷۵۱) نے روایت کیا ہے۔

ہم اللہ کی ذات سے ان تمام چیزوں کی نفی کرتے ہیں جن کی نفی اللہ نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کی ہے، ان میں ظلم، نیند، اونگھ، عاجزی، اولاد، بیوی اور شریک وساجھی بھی شامل ہیں، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلاَ يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴾ [الكهف:٤٩]

ترجمہ: اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔

اور اللہ تعالی عادل ومنصف ہے، اس کا عدل وانصاف اس قدر کامل ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا، اللہ نے اپنی ذات سے نیند اور اونگھ کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ ﴾ [البقرة:٢٥٥]

ترجمہ: جسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

کیوں کہ اللہ تعالی کی زندگی اور قیومیت کامل ہے، نیز اللہ نے اپنی ذات سے تکان کی بھی نفی کی ہے، اللہ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴾ [ق:٣٨]

ترجمہ: یقینا ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ، سب کو صرف چھ دن میں پیدا کردیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں۔

آسمان وزمین کی کوئی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی کیوں کہ ا س کا علم اور اس کی قدرت کامل ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴾ [يس:٨٢]

ترجمہ: وہ جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرمادینا کافی ہے کہ ہوجا، وہ اسی وقت ہوجاتی ہے۔

اللہ کی صفات میں تعجب کرنا بھی شامل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک تمہارا رب اس نوجوان پر

تعجب کرتا ہے، جو اپنی نوجوانی میں (باطل) خواہشـــات کی طرف میلان نہ رکھتا ہو"[٤]۔

شـــیخ علامہ ابن عثیمین فرماتے ہیں :"تعجب کرنا اللہ کی ان صـفات میں سـے ہے جو کتاب وسـنت اور اجماع سـلف سـے ثابت ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُون﴾[الصافات:١٢]

-تا کے ضمہ کے ساتھ-(جیسا کہ ایک قراءت میں آیا ہے)۔
ترجمہ: بلکہ میں تعجب کر رہا ہوں اور یہ مســـخرہ پن کر رہے ہیں۔
اور سلف کا اجماع ہے کہ اللہ تعالی کے لیے تعجب کی صفت ثابت ہے، اس لیے اس صـــفت کو بغیر کســـی تحریف، تعطیل اور تکییف وتمثیل کے ثابت کرنا واجب ہے، وہ حقیقی تعجب ہے ، جس طرح اللہ کو لائق وزیبا ہے"۔ [٥]انتہی

اللہ تعالی کی ایک صفت ہنسنا بھی ہے۔

حدیث میں آیا ہے ، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے: "(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ایســـے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سـے ایک نے دوسـرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے"[٦]۔

امـام ابن خزیمـہ فرمـاتـے ہیں : (بـاب: ہمـارے عزیز وبرتر پروردگار کی ہنسی کے ثبوت کا ذکر: بغیر کسی ایسی صفت کے جو اللہ کی ہنســـی کی کیفیت بیان کرے، اور نہ اس کی ہنسـی کو مخلوقات کی ہنسی سے تشبیہ دے، بلکہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہنستا ہے، جیسا کہ نبی صـلی اللہ علیہ

---

(٤)مسند احمد (٦٠٠/٢٨)

(٥)تعلیق مختصر علی لمعۃ الاعتقاد للشیخ ابن عثیمین (ص: ٥٩)

(٦) اس حدیث کو بخاری (٢٣/٣) حدیث نمبر : (٢٨٢٦) اور مسلم (١٥٠٣/٣) حدیث نمبر (١٨٩٠) نے روایت کیا ہے۔

وســـلم نـے ہمیں اس کی خبر دی، البتہ ہم اللہ عزیز وبرتر کی ہنســی کی کیفیت کے بارے میں خاموشـــی اختیار کرتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالی نے اپنی ہنســی کی کیفیت کا علم اپنے لیے خاص رکھا اور ہمیں اس ســـے باخبر نہیں کیا، ہم وہی کہتے ہیں جو نبی صــلی اللہ علیہ وسـلم نے کہا اور اپنے دل ســے اس کی تصـــدیق کرتے ہیں اور جس علم کو اللہ نے اپنے لیے خاص رکھا ہے اور نبی صــــلی اللہ علیہ وســـلم نے ہمارے سـامنے اس کی وضـاحت نہیں فرمائی ، ہم اس سـے خاموشـی اختیار کرتے ہیں)[۷]۔

آپ رحمہ اللہ کے قول : (ہم اللہ کی ہنسـی کی کیفیت کے بارے میں خاموشـــی اختیار کرتے ہیں) کا مقصــد یہ ہے کہ کیفیت کے بارے میں سوال کرنے کی نفی کرتے ہیں۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہر رات کی آخری تہائی میں نـازل ہوتـا ہے، اس انداز میں نـازل ہوتـا ہے جو اس کے شـــایان شـــان ہے، اس کی کیفیت کو اللہ پا ک وبرتر کے ســوا کوئی نہیں جانتا ۔ جیسـا کہ صـحیح حدیث میں ابو ہریرۃ رضـی اللہ عنہ سـے مروی ہے کہ رسـول اللہ صـلی اللہ علیہ وسـلم نے فرمایا: "ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا ہے ہر رات کو اس وقت آسـمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصـہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ ســے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں"[۸]۔

---

(۷) کتاب التوحید (۵۶۳/۲)

(۸) اس حدیث کو بخاری (۵۳/۲) حدیث نمبر : (۱۱۴۵) اور مسلم (۵۲۱/۱) حدیث نمبر (۷۵۸) نے روایت کیا ہے۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کے دن بھی آئے گا جیسا کہ اس صفت پر اسلاف کا اجما ع ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن يَأْتِيَهُمُ اللّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلآئِكَةُ وَقُضِيَ الأَمْرُ ﴾ [البقرة:٢١٠]

ترجمہ: کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالی ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا دیا جائے ۔

نیز فرمایا:

﴿ هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن تَأْتِيهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ﴾ [الأنعام:١٥٨]

ترجمہ: کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان کے پاس آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آئے؟

مزید فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَجَاء رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾ [الفجر:٢٢]

ترجمہ: اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آجائیں گے)۔

ہم اللہ تعالی کے لیے پنڈلی کو بھی ثابت کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلاَ يَسْتَطِيعُون ﴾ [القلم:٤٢]

ترجمہ: جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔

صحیح حدیث میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "...پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لیے سجدہ میں گر جائے گا"(۹)۔

ہم اللہ تعالی کے لیے قدم اور رجل (پاؤں) کو بھی ثابت کرتے ہیں۔

۱-جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے جنت وجہنم کے آپسی مباحثے والی حدیث میں ثابت ہے: " دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا پاؤں (اور مسلم میں قدم کا لفظ آیا ہے) اس میں نہیں رکھ دے گا۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس!..."(۱۰)۔

۲-ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر ہے، فرماتے ہیں : "کرسی دونوں پاؤں کی جگہ ہے اور عرش کی عظمت کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا "(۱۱)۔

---

(۹) اس حدیث کو بخاری (۱۲۹/۹) حدیث نمبر (۷۴۳۹) نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اس حدیث کو بخاری (۱۳۸/۶) حدیث نمبر (۴۸۵۰) اور مسلم (۲۱۸۶/۴) حدیث نمبر: (۲۸۹۴۶) نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اسے ابن ابی شیبۃ نے (العرش) (ص: ۷۹) میں ، دارمی نے (المریسی کی تردید) (۱/۳۹۹-۴۰۰) میں، عبد اللہ بن احمد نے (السنۃ) (۳۰۱/۱) میں، ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر (۴۹۱/۲) میں، طبرانی نے (۳۹/۱۲) میں، ابو الشیخ نے (العظمۃ) (۵۸۲/۲) میں، ابن بطۃ نے (الإبانۃ) (۳۳۹/۳) میں، ابن مندہ نے (الرد علی الجہمیۃ) (ص۲۱) میں، حاکم نے (۳۱۰/۲) میں، بیہقی نے (الأسماء والصفات) (۱۹۶/۲) (۷۵۸) میں، اور حاکم نے کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور ان دونوں نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ذہبی نے (العلو) (۷۶) میں فرمایا: اس کے رواۃ ثقہ ہیں۔ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) (۱۱/۱) میں فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ ہیثمی نے (مجمع الزوائد) (۳۲۳/۶) میں کہا: اسے طبرانی نے روایت

۳-ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کا اثر ہے، فرماتے ہیں : "کرسی دونوں پاؤں کی جگہ ہے، اور اس سے کجاوے کی طرح چر چراہٹ کی آوا ز آتی ہے"[۱۲]۔

اما م شافعی -رحمہ اللہ-فرماتے ہیں: "اللہ تبارک وتعالی کے بہت سے اسما ء وصفات ہیں جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے او ر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کی خبر دی ہے...نیز اللہ کا پاؤں بھی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہاں تک کہ رب تعالی اس میں -یعنی جہنم میں- اپنا پاؤں رکھ دے گا..."[۱۳]۔

اللہ تعالی کے تمام تر اسماء وصفات حد درجہ خوبصورت ہیں، ان میں کسی بھی قسم کی ادنی سی کمی بھی نہیں پائی جاتی۔ وہ صفات مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتیں:

﴿ لَيسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِير ﴾[الشوری:۱۱]

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

ہم اللہ کے اسماء وصفات میں کج روی نہیں کرتے، اللہ تعالی نے فرمایا:

کیا ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، اور البانی نے (مختصر العلو) (۴۵) میں فرمایا: یہ موقوفا صحیح ہے۔

(۱۲) اسے ابن ابی شیبۃ نے (العرش) (ص۶۷) میں، عبد اللہ بن احمد نے (السنۃ) (۳۰۲/۱) میں، طبری نے اپنی تفسیر (۳۹۸/۵) میں، ابو الشیخ نے (العظمۃ) (۶۲۷/۲) میں، ابن مندہ نے (الرد علی الجہمیۃ) (ص۲۱) میں ، اور بیہقی نے (الأسماء والصفات) (۲۹۶/۲) (۸۵۹) میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند کو ابن حجر نے فتح الباری (۴۷/۸) میں اور البانی نے (مختصر العلو) (۷۵) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۳) طبقات الحنابلۃ لأبی یعلی (۲۸۲/۱)

﴿ وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُواْ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُون ﴾ [الأعراف:١٨٠]

ترجمہ: اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں۔ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔

ہم ان اسماء وصفات کو اسی طرح اللہ کے لیے ثابت کرتے ہیں جس طرح اس کی عظمت وشوکت کو لائق وزیبا ہے، بغیر کسی تشبیہ وتمثیل اور تکییف وتحریف کے۔

ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان اسماء وصفات کے معانی بھی ہیں جو لغت میں اور عربی زبان میں معروف ومشہور ہیں، ہم انہیں بغیر معانی کے ثابت نہیں کرتے، جیسا کہ تفویض اور تعطیل کرنے و الے (مفوضہ اور معطلہ) کہتے ہیں۔

ہم وہی کہتے ہیں جو امام مالک نے اس شخص سے کہا جس نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ [طه:٥]

کہ کیسے مستوی ہوا؟آپ نے جواب دیا: " استواء کا معنی ومطلب معروف ہے، کیفیت نا معلوم ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے"۔

ابو عبید القاسم بن سلام(١٤) سے جب سوال کیا گیا کہ : ان احادیث کا کیا حکم ہے: رؤیت، کرسی دونو ں پاؤں کی جگہ

---

(١٤) آپ کا نام ابو عبید القاسم بن سلام الہروی الازدی الخزاعی، بالولاء، الخراسانی، البغدادی ہے، ابو عبید کا شمار حدیث، ادب اور فقہ کے بڑے علماء میں ہوتا ہے، آپ ہراۃ کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت وہیں ہوئی، آپ نے

ہے، بندوں کی ناامیدی پر ہمارا پروردگار ہنستا ہے، اور جہنم بھر جائے گی .....اور ان جیسی دیگر احادیث ؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: (یہ تمام احادیث صحیح ہیں، انہیں محدثین اور فقہائے کرام نے ایک دوسرے سے روایت کیا ہے اور یہ حدیثیں ہمارے نزدیک برحق ہیں، اس میں ہمیں کوئی شک نہیں...)[١٥].

امام احمد فرماتے ہیں : (ان احادیث کی اسی طرح تفسیر کی جائے گی جس طرح وہ وارد ہوئی ہیں، ہم ان کی تردید نہیں کرتے....)[١٦].

ہم معزز فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اللہ کے معزز فرشتے ہیں، کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں.

ہم جبریل ، میکائیل، اسرافیل، موت کے فرشتے، رضوان، جہنم کے داروغہ مالک اور ان تمام فرشتوں پر تفصیلی ایمان رکھتے ہیں جن کے نام وارد ہوئے ہیں، اور دیگر تمام فرشتوں پر اجمالی طور پر ایمان رکھتے ہیں.

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے انہیں کچھ خاص صفات سے متصف فرمایا ہے، وہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں، وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی عبادت میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے، بلکہ شب وروز اس کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں.

وہیں تعلیم حاصل کی اور آپ نہایت با ادب انسان تھے، آپ نے بغداد کا سفر کیا، طرطوس میں اٹھارہ سال تک قضا کے منصب پر فائز رہے، آپ نے ۲۱۳ میں مصر کا سفر کیا اور پھر وہاں سے بغداد چلے گئے، لوگوں نے آپ کی کتابیں آپ سے سنی-آپ نے حج کیا اور مکہ ہی میں وفات پائے - الأعلام للزركلی (۱۷۶/۵)

(١٥) سير أعلام النبلاء: (۵۰۸/۸)

(١٦) شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ والجماعۃ(۱۶۴/۱)

ہمارا ایمان ہے کہ کبھی کبھی وہ انسانی شکل میں بھی نمودار ہوا کرتے ہیں،جیسا کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا جیسا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں ہے، وہ فرماتے ہیں : "ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، جس کے کپڑے بہت سفید اور بال بہت کالے تھے، اس پر سفر کے آثار بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے جانتا بھی نہیں تھا... "عمر! تم جانتے ہو پوچھنے والا کون تھا؟" میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، وہ تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے"(١٧)۔

نیز مریم علیہا السلام کے سامنے بھی حضرت جبریل مکمل انسانی شکل میں نمودار ہوئے ، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴾ [مریم:١٧]

ترجمہ: ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا ، وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔

ہمارا ایمان ہے کہ انہیں بڑی بڑی ذمہ داریاں اور عظیم مہمات سپرد کیے گئے ہیں، ان میں نبیوں پر وحی نازل کرنا، بارش برسانا، جھٹلانے والی قوموں کو ہلاک کرنا، روح قبض کرنا، بندوں کے اعمال درج کرنا، اورجنتیوں کے لیے نعمتیں

---

(١٧) اس حدیث کو بخاری (١٩/١)حدیث نمبر (٥٠) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اور مسلم (٣٦/١) حدیث نمبر (٨) نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

تیار کرنا سر فہرست ہیں، کچھ فرشتوں کو جہنمیوں کو سزا دینے پر مکلف کیا گیا ہے۔اللہ کی پناہ۔

ان میں وہ فرشتہ بھی ہے جن کو رحم مادر میں جنین کے اندر روح پھونکنے اور چار باتیں لکھنے پر مکلف کیا گیا ہے:اس کی روزی، اس کی زندگی، اس کا عمل ، اور یہ کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت جیسا کہ صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، وہ فرماتے ہیں: " تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے۔ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے، پھر اتنے ہی وقت تک منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر اتنے ہی روز تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فر شتہ بھیجتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کاحکم دیا جاتاہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی عمر لکھ دے اور یہ بھی لکھ دے کہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔"[۱۸]۔

کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو روئے زمین میں گردش کرتے رہتے اور ذکر کی مجلسوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ دیگر فرشتے بھی ہیں جن کے کام اور ذمہ داریوں کا ذکر صحیح نصوص میں ثابت ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، جو جبریل امین علیہ السلام نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لے کر نازل ہوئے، قرآن مخلوق نہیں ہے، اللہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی اور اسی کی طرف وہ لوٹ جائے گا، اور یہ کہ اللہ تعالی نے قرآن کے ذریعہ حقیقت میں کلام کیا۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مومن آخرت میں جنت کے اندر اپنی کھلی آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار کریں گے ، جس طرح

---

(۱۸) اس حدیث کو بخاری (۱۱۱/۴) حدیث نمبر (۳۲۰۸) اور مسلم (۲۰۳٦/۴) حدیث نمبر (۲٦۴۳) نے روایت کیا ہے۔

چودہویں رات میں چاند کا دیدار کرتے ہیں اور اس کے دیدار میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة:٢٢-٢٣]

ترجمہ: اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

ابن کثیر اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

"یعنی: اللہ کو کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے، جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے: "یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو"(١٩)۔بہت سی صحیح احادیث میں نا قابل تردید متواتر طرق سے محدثین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ اہل ایمان اللہ عزیز وبرتر کا دیدار کریں گے"(٢٠)۔انتہی

ہم تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہیں، جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے اور جن کا ذکر نہیں آیا۔

---

(١٩)جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے چودہویں رات تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ: " یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رؤیت میں تم دھکم پیل نہیں کرو گے (بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکا دیئے بغیر دیکھو گے) اس لیے اگر تمہارے لیے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو۔ پھر آپ نے آیت «وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب» کی تلاوت کی"۔

اس حدیث کو بخاری (١٣٩/٦) حدیث نمبر (٤٨٥١) اور مسلم (٤٣٩/١) حدیث نمبر (٦٣٣) نے روایت کیا ہے۔

(٢٠)تفسیر ابن کثیر : (٢٧٩/٨)

﴿ رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴾[النساء:١٦٥]

ترجمہ: ہم نے انہیں رسول بنایا ہے ، خوش خبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالی پر رہ نہ جائے، اللہ تعالی بڑا غالب اور بڑا با حکمت ہے۔

﴿ وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا ﴾[النساء:١٦٤]

ترجمہ: اور آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کیے ہیں اور بہت سے رسولوں کے نہیں بھی کیے اور موسی علیہ السلام سے اللہ تعالی نے صاف طور پر کلام کیا۔

وہ سب کے سب انسان تھے جنہیں اللہ تعالی نے تمام مخلوقات میں سے چنا تھا اور انہیں خِلقت اور اخلاق میں امتیازی کمال عطا کیا تھا۔

ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ وہ سب کے سب اللہ کے بندے ہیں، ان کے اندر ربوبیت کی کوئی بھی خصوصیت نہیں پائی جاتی اور نہ وہ کسی کو نفع ونقصان پہنچانے کی ملکیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ قُل لاَّ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللّهِ وَلا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلاَّ مَا يُوحَى إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَفَلاَ تَتَفَكَّرُونَ ﴾[الأنعام:٥٠]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کی اتبا ع کرتا ہوں، آپ

کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے ۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟

اللہ تعالی نے عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنْ هُوَ إِلاَّ عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلاً لِّبَنِي إِسْرَائِيل﴾ [الزخرف:٥٩]

ترجمہ: عیسی (علیہ السلام) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان قدرت بنایا۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ جو شخص کسی نبی کی رسالت کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيْنَ اللّهِ وَرُسُلِهِ وَيقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلا أُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ [النساء:١٥٠-١٥١]

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں، اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ﴾ [النساء:١٦٣]

ترجمہ : یقینا ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی۔
اور سب سے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے خاتم اور ان میں سب سے افضل ہیں۔
اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾[الأحزاب:٤٠]

ترجمہ: تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔
آپ تمام نبیوں سے افضل ہیں، اس کی دلیل ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی یہ صحیح حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا ، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی“[٢١]۔

ہمارا ایمان ہے آپ کی رسالت تمام انسانوں اور جنوں کے لیے عام ہے:

اللہ تعالی نے فرمایا:

---

(٢١) اس حدیث کو مسلم (١٧٨٢/۴) حدیث نمبر (٢٢٧٨) نے روایت کیا ہے۔

﴿ قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِـي وَيُمِيتُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴾ [الأعراف:١٥٨]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔

ہمارا ایمان ہے کہ آپ کی رسالت تمام رسالتوں کو منسوخ کرنے والی ہے اور آپ کی شریعت وہ دین اسلام ہے جس کے سوا اللہ کے نزدیک کوئی دین قابل قبول نہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [آل عمران:٨٥]

ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ [المائدة:٣]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے !اس زمانے کا (یعنی میرے وقت اور میرے بعد قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی (یا اور کوئی دین والا) میرا حال سنے پھر اس پر

ایمان نہ لائے جس کو میں دے کر بھیجا گیا ہوں(یعنی قرآن) تو جہنم میں جائے گا“[۲۲]۔

ہم ان تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جو انبیاء ورسل پر نازل کی گئیں،ان میں:

قرآن، توریت، انجیل، زبور، ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفے سر فہرست ہیں، اللہ تعالی کاارشاد گرامی ہے:

﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ [البقرة:۲۸۵]

ترجمہ: رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَمَن يَكْفُرْ بِاللّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيدًا﴾ [النساء:۱۳۶]

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

ہم ان تمام کتابوں پر اجمالی طور پر ایمان لاتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کا کلام ہے جس کے ذریعہ اللہ نے حقیقت میں کلام فرمایا۔

---

(۲۲)اس حدیث کو مسلم (۱۳۴/۱) حدیث نمبر (۱۵۳) نے روایت کیا ہے۔

الله تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَكَلَّمَ اللّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا ﴾[النساء:١٦٤]

ترجمہ: اور موسیٰ (علیہ السلام) سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔

نیز ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَلَمَّا جَاء مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ﴾[الأعراف:١٤٣]

ترجمہ: اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں۔

مزید اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء ﴾[المائدة:٤٤]

ترجمہ: ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیا (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علما فیصلے کرتے تھے کیوں کہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے۔

اور اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ﴾[آل عمران:٣]

ترجمہ: جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے، جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا تھا۔ اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر، اور قرآن بھی اسی نے اتارا۔

اور قرآن ان تمام آسمانی کتابوں کا محافظ اور ان کو منسوخ کرنے والا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ﴾ [المائدة:٤٨]

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "تمام اسلاف کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن اپنے سے قبل کی تمام کتابوں کا محافظ، امین اور گواہ ہے"(٢٣)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: "اللہ تعالی نے اس عظیم کتاب کو جسے اس نے نازل کیا، سب سے آخری، تمام سابقہ کتابوں کو ختم کرنے والا ، سب سے جامع ، سب سے عظیم اور سب سے کامل کتاب بنایا، بایں طور کہ اس میں اس سے قبل (کی کتابوں کے) تمام محاسن اورکمالات یکجا کردیے، جوکہ اس کے علاوہ کسی اور کتاب میں نہیں ، اسی لیے اسے تمام کتابوں پر گواہ، امین اور حاکم و نگراں قرار دیا ، اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنی معزز ذات پر رکھی، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ [الحجر:٩]"(٢٤)۔

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اس پر سلف کا اجماع ہے۔

ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ، جیسے موت کے بعد کیا ہوتا ہے

---

(٢٣) مجموع الفتاوی: (٤٣/١٧)

(٢٤) تفسیر ابن کثیر: (٩٢/٢)

اور آخرت کے دن کیا ہونے والا ہے اور دیگر غیبی امور جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔

چنانچہ ہم قبر کے عذاب اور اس کی نعمت پر ایمان رکھتے ہیں، اور یہ کہ لوگوں سے ان کی قبروں میں منکر نکیر یہ سوال کرتے ہیں : تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارے نبی کون ہیں؟

ہم موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے ، حشر کے میدان میں جمع ہونے اور دوسری بار پھونک مارے جانے کے بعد مردوں کو ان کی قبروں سے زندہ کرنے پر ایمان رکھتے ہیں۔

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُم قِيَامٌ يَنظُرُونَ﴾ [الزمر:٦٨]

ترجمہ: اور صور پھونک دیا جائے گا چنانچہ آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے مگر جسے الله چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا چنانچہ وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ [الأنبياء:١٠٤]

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں، جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ [التغابن:٧]

ترجمہ: ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں الله کی قسم! تم ضرور

دوبـاره اٹھـائے جـاؤ گے پھر جو تم نے کیـا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ تمام مخلوقات کو حشـــر کے میدان میں ہانک کر لے جایا جائے گا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴾ [المؤمنون:٧٩]

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے تمہیں پیـدا کرکے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴾ [الأنعام:٣٨]

ترجمہ: اور جتنے قســم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قســم ایســی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے۔

اور ہم صور میں پھونک مارے جانے پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں قیامت کے میدان میں ہونے والے حساب وکتاب، جزا وسزا، اعمال کی پیشگی اور میزان پر اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حقیقی میزان ہے جس پر بندوں کے اعمال تولے جائیں گئے، اس پر اہل ســنت کا اجماع ہے(٢٥)۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

---

(٢٥) دیکھیں: شرح الطحاویۃ ص٤٧٢، فتح الباری (٥٣٨/١٣-٥٣٩)، لمعۃ الاعتقاد ص ٣٣، لوامع الأنور (١٨٥/٢)

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ ﴾ [الأنبياء:٤٧]

ترجمہ: قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

ہم نامہ اعمال اور اعمال ناموں کے پھیلائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ[١٩] إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[٢٠] فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ[٢١] فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ[٢٢] قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ[٢٣] كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ[٢٤]وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ[٢٥] وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ[٢٦] يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ[٢٧] مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ[٢٨] هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ[٢٩] ﴾ [الحاقة: ١٩-٢٩]

ترجمہ: جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا ۔بلند وبالا جنت میں۔ جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ، پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔ لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کہ کاش کہ

مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی ۔ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے ۔ کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی ۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا ۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: "امام احمد کا قول ہے: مجھے وکیع نے علی بن علی بن رفاعہ عن الحسن عن ابی موسی کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی، دو بار کی پیشی میں بحث و تکرار اور عذر و بہانے ہوں گے، اور تیسری بار ان لوگوں کے اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں اڑ رہے ہوں گے، تو کوئی اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑے ہو گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں"[٢٦]۔

ہم حوض پر ایمان رکھتے ہیں، جوکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہوگا۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے، اس کی لمبائی وچوڑائی برابر ہے، اس کی وسعت ایلہ وصنعاء کے درمیان کی مسافت جیسی ہے، اس کے آبخوروں کی تعداد آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہے، جو شخص اس سے ایک دفعہ سیراب ہوجائے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرا حوض ایلہ سے عدن تک کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ

---

(٢٦)تفسیر ابن کثیر: (٢١٣/٨)

ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے..."[۲۷]۔

ہم پل صـــراط پر ایمان رکھتے ہیں جوکہ جنت اور جہنم کے درمیا ن قائم کردہ ایک پل ہے۔

وہ پھســـلنے او رپاؤں لڑ کھڑانے کی جگہ ہے، ا س کے دونوں کناروں پر ســـنســـنیاں ہیں، آنکڑے اور چوڑے چوڑے کانٹے ہیں، وہ پل، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ دھار دار ہے، جیسـا کہ صـحیح مسـلم میں ابو سـعید رضـی اللہ عنہ سے موقوفا مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: (مجھے یہ حدیث پہنچی ہےکہ پل، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا)[۲۸]۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے : " ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ ایک پھســلواں گرنے کا مقام ہے اس پر ســنســنیاں ہیں، آنکڑے ہیں، چوڑے چوڑے کـانٹے ہیں، ان کے ســـر خمدار ســـعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں"[۲۹]۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وســـلم نے فرمایا: " وہاں ســـعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں دیکھے ہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں

---

(۲۷) اس حدیث کو مسلم (۲۱۷/۱) حدیث نمبر (۲۴۸) نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) اس حدیث کو مسلم (۱۷۰/۱) حدیث نمبر (۱۸۳) نے روایت کیا ہے۔

(۲۹) اس حدیث کو بخاری (۱۳۰/۹) حدیث نمبر (۷۴۳۹) اور مسلم (۱۶۹/۱) حدیث نمبر (۱۸۳) نے روایت کیا ہے۔

گے البتہ اس کی لمبائی چوڑائی اللہ کے ســـوا اور کوئی نہیں جانتا"[۳۰]۔

لوگ اپنے اعمال کے بقدر (تیزی یا آہستگی کے ساتھ) وہاں سے گزریں گے، صحیح بخاری میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء بات کر سکیں گے اور انبیاء کی زبان پر یہ ہو گا۔ اے اللہ! مجھ کو محفوظ رکھ، مجھ کو محفوظ رکھ"[۳۱]۔

اور ہم (جنت وجہنم کے درمیان ایک دوسرے) پل (قنطرۃ) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

جب مومن پل (صراط) عبور کر لیں گے تو انہیں دوسرے پل پر روک لیا جائے گا جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے، وہاں ایک دوسرے کو ان کے آپسی مظالم کا بدلہ دلایا جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو دنیا میں ان کے درمیان آپس میں ہوئے تھے اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جنتیوں میں سے ہر کوئی جنت میں اپنے

---

(۳۰)اس حدیث کو بخاری (۱۱۸/۸) حدیث نمبر (۶۵۷۳) اور مسلم (۱۶۶/۱) حدیث نمبر (۱۸۲) نے روایت کیا ہے۔

(۳۱)اس حدیث کو بخاری (۱۲۸/۹) حدیث نمبر (۷۴۳۷) اور مسلم (۱۶۶/۱) حدیث نمبر (۱۸۲) نے روایت کیا ہے۔

گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقے پر پہچان لے گا"(٣٢)۔

یہ پل مومنوں کو ان گناہوں سے پاک کرنے کے لیے خاص ہے جن کا تعلق بندوں سے ہے، تاکہ وہ اس حال میں جنت میں جائیں کہ ان کے دل کینہ کپٹ اور حقد وحسد سے پا ک وصاف ہوں، جیسا کہ اللہ تعالی نے جنتیوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر:٤٧]

ترجمہ: ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش وکینہ تھا، ہم سب کچھ نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

ہم جنت وجہنم پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ ایما ن رکھتے ہیں کہ وہ دونوں مخلوق ہیں اور موجود ہیں، وہ نہ کبھی فنا ہوں گے اور نہ برباد۔

جنت مومنوں کے لیے دائمی نعمتوں کی جگہ ہے ، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلاً﴾ [الکهف:١٠٨]

ترجمہ: جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔

جنت کی نعمت کو بیان کرنا ممکن نہیں، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "میں نے اپنے صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے گمان و

---

(٣٢) اس حدیث کو بخاری (١١١/٨) حدیث نمبر (٦٥٣٥) نے روایت کیا ہے۔

خیال میں وہ آئی ہیں"۔ ابوہریرہ رضـــی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر چـاہو تو اس آیـت کو پڑھ لو «فلا تعلم نفس مـا أخفي لهم من قرة أعين»(۳۳) کـہ (کوئی نفس نہیں جـانتـا جو کچـھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے)(۳٤)۔

جنتیوں کے لیے ســـب ســـے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ انہیں اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہوگا ، ہم اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتے ہیں۔

جہنم کافروں کے لیے عذاب کی جگہ ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہ کبھی بھی وہاں سے نہیں نکل سکیں گے۔ہم جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴾ [الأحزاب:٦٣-٦٤]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔جس میں وہ ہمیشـہ ہمیشـہ رہیں گے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴾ [الجن:٢٣]

ترجمہ: جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

ہمارا ایمان ہے کہ مرتکبین کبیرہ اگر توبہ ســـے پہلے فوت ہوجائیں تو اس کا معاملہ اللہ کی مشـــیت کے ماتحت ہے، اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب ســـے دوچار کرے اور اگر چاہے تو معاف کردے، اور اگر انہیں عذاب دے گا بھی تو انہیں ہمیشـــہ

---

(۳۳) [السجدة: ۱۷]

(۳٤)اس حدیث کو بخاری (۳/۱۱۸) حدیث نمبر (۳۲۴۴) اور مسلم (۴/۲۱۷۴) حدیث نمبر (۲۸۲۴) نے روایت کیا ہے۔

جہنم میں نہیں رکھے گا، بلکہ جب وہ گناہوں کی خباثت سے پاک کردیے جائیں گے تو اس کے بعد الله ارحم الراحمین کی رحمت کے سبب جہنم سے نکال دیے جائیں گے۔

ہم شفاعت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

شفاعت عظمی (مقام محمود) نبی صلی الله علیہ وسلم کے لیے خاص ہوگی۔

بخاری رحمہ الله تعالی نے کہا: بَابُ قَوْلِهِ تعالى: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾(٣٥)مجھ سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا، ان سے آدم بن علی نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی الله عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ: " قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی۔ ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہو گی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کرو (مگر وہ سب ہی انکار کر دیں گے) آخر شفاعت کے لیے نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب الله تعالیٰ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کو مقام محمود عطا فرمائے گا"(٣٦)۔

نبی صلی الله علیہ وسلم اپنی امت کے لیے شفاعت کریں گے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی شفاعت کی بعض قسمیں حسب ذیل ہیں:

١-کچھ لوگوں کے لیے آپ یہ سفارش کریں گے کہ انہیں بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کردیا جائے۔

---

(٣٥) [الإسراء: ٧٩]

(٣٦) اس حدیث کو بخاری (٨۶/۶) (حدیث نمبر (۴٧١٨) نے روایت کیا ہے۔

۲-مومنوں کے لیے دخول جنت کی سفارش کریں گے۔
۳-جنتیوں کے درجات کی بلندی کے لیے سفارش کریں گے۔
۴-جو مرتکبین کبائر جہنم کے مستحق ہوں گے ، ان کے سلسلے میں یہ سفارش کریں گے کہ انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔
۵-نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کچھ لوگوں کے لیے سفارش کریں گے جو جہنم میں جا چکے ہوں گے کہ انہیں وہاں سے نکال دیا جائے۔
٦-آپ اپنے چچا ابو طالب کے عذاب میں تخفیف کے لیے سفارش کریں گے۔

ہمارا ایمان ہے کہ فرشتے سفارش کریں گے ، اسی طرح نیک وصالح حضرات، شہداء اور کم سنی میں وفات پانے والے بچے سفارش کریں گے۔

سفارش کی ملکیت اللہ کے ہاتھ میں ہوگی، سفارش کرنے کے لیے شرط ہے کہ اللہ تعالی شافع اور مشفوع دونوں سے راضی ہو اور شافع کو اجاز ت دے، اور اللہ تعالی صرف موحد بندوں سے ہی راضی ہوتا ہے، سفارش کی حقیقت یہ ہے کہ وہ موحد بندوں کے لیے خاص ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ﴾[البقرة:۲۵۵]

ترجمہ: کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرسکے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَلاَ يَشْفَعُونَ إِلاَّ لِمَنِ ارْتَضَى ﴾[الأنبياء:۲۸]

ترجمہ: وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو۔

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَى ﴾ [النجم:٢٦]

ترجمہ: اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے۔

صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ حدیث کے لینے کے لیے میں تمہاری بہت زیادہ حرص دیکھا کرتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہو گی جس نے کلمہ «لا إله إلا الله» خلوص دل سے کہا"(٣٧)۔

معلوم ہوا کہ توحید اور اخلاص کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل نہیں کی جاسکتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کے سردار ہیں، تو بھلا آپ کے علاوہ کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟

ہم قضاء وقدر پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اللہ کے علم میں ہے، اللہ نے اسے لکھ رکھا ہے، اس میں اللہ کی مشیت شامل ہے اور اللہ ہی اس کا خالق ہے، قضاء وقدر پر ایمان لانے کے یہ چار مراتب ہیں۔

اللہ پاک وبرتر علیم ہے، اس کا علم ہر ایک چیز کو محیط ہے، جو کچھ ہوا، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا

---

(٣٧) اس حدیث کو بخاری (٣١/١) حدیث نمبر (٩٩) نے روایت کیا ہے۔

ہے، اور جو کچھ نہیں ہوا وہ اگر ہوتا تو کیسا ہوتا، اللہ تعالی ان تمام امور سے باخبر ہے، اللہ نے مخلوقات کی تقدیر لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ [الحج:٧٠]

ترجمہ: کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔

ان دونوں درجات کا مقام مقدر کردہ شے کے واقع ہونے سے قبل ہے، یعنی اللہ تعالی کے علم میں اس کا داخل ہونا اور اسے لکھنا۔ اس کے بعد مشیت اور تخلیق کا مرتبہ ہے۔

(کائنات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اللہ کے علم میں ہے، اللہ نے اسے لکھ رکھا ہے، اس میں اللہ کی مشیت شامل ہے اور اللہ ہی اس کا خالق ہے)۔

ہم ان قدریہ کے اقوال کی نکیر کرتے اور ان سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی چیزوں کے واقع ہونے کے بعد ہی ان کو جانتا ہے۔

اور ان جبریہ سے بھی براءت کرتے ہیں جو بندوں کی قدرت اور اختیار کی نفی کرتے اور اللہ کے افعال میں کار فرما حکمت اور مصلحت کی نفی کرتے ہیں۔

اور ہم امت کے مجوس یعنی ان قدریہ کے اقوال سے بھی براءت کرتے ہیں جو اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ اللہ ہی بندوں کے افعال کا خالق ہے ۔

ہمارا ایمان ہے کہ بندوں کو قدرت، ارادہ اور مشیت حاصل ہے اور اللہ پاک ہی ان کے افعال اور قدرتوں کا خالق ہے۔

ہمارا ایما ن ہے کہ ایمان قول وعمل اور عقیدہ سے عبارت ہے، دل کا اقرار اور اس کا عمل، زبان کا اقرار اور اس کا عمل اور اعضاء وجوارح کا عمل۔

ہمارا ایمان ہے کہ ایمان اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ گناہ گار اپنے ایمان کی وجہ سے مومن اور اپنے گناہ کی وجہ سے فاسق ہوتا ہے ، چنانچہ اس پر نہ تو ایمان مطلق کا حکم لگایا جائے گا اور نہ اس سے مطلقِ ایمان کی نفی کی جائے گی۔

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضل ومرتبہ کا اقرار کرتے ہیں اور ان سے اپنی محبت اور رضا مندی پر اللہ کو گواہ بناتے ہیں۔

ان میں سب سے افضل ابو بکر، پھر عمر، پھر عثمان ، پھر علی ، پھر عشرہ مبشرہ ہیں۔

ہم کسی شخص کے لیے جنتی یا جہنمی ہونے کی گواہی نہیں دیتے سوائے ان کے جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی یا جہنمی ہونے کی گواہی دی۔

ہم اہل بیت کے فضل ومقام کا اقرار کرتے ہیں اور ان سے اپنی محبت پر اللہ کو گواہ بناتے ہیں اور ان سے ولایت رکھتے ہیں۔

ہم آپ کی ازواج مطہرات امہات المؤمنین سے محبت رکھتے ہیں ، وہ آخرت میں بھی آپ کی بیویاں ہوں گی، اور ان تمام لوگوں سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جو ان سے بغض ونفرت رکھتے یا ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔

ہم اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضل ومرتبہ کا اقرار کرتے ہیں اور یہ کہ اللہ نے ان کی عفت وپاک دامنی کا اعلان فرمایا اور ان کو تہمت سے بری قرار دیا ۔وہ ان حاملین شریعت میں سے ہیں جنہوں نے ہم تک علم اور سنت کو منتقل کیا ، حدیثیں یاد کی اور انہیں روایت کی، ان پر طعن وتشنیع کرنا در اصل دین پر طعن وتشنیع کرنے ، قرآن کو جھٹلانےاور سنت کو باطل قرار دینے کے مساوی ہے۔

ہم انبیـائے کرام کے معجزات پر اور اولیـاء کی کرامـات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ حق ہیں۔
ہمارا بھی وہی ایمان ہے جو اســـلاف امت کا ایمان تھا کہ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا واجب ہے۔ جماعت کو لازم پکڑنا ، حکمرانوں کی سمع واطاعت کرنا اور جب تک وہ واضـــح کفر نہ کریں تب تک ان کے خلاف خروج وبغاوت نہ کرنا واجب ہے۔
ہم اس چیز کی دعوت دیتے ہیں جس پر ہمارے اســـلاف قائم تھے، یعنی مکارم اخلاق، حسـن اخلاق، تکلیف پر صـبر کرنا، خوش حالی پر شـکر ادا کرنا، تمام مومنوں سـے محبت رکھنا، ان کے لیے دعا واسـتغفار کرنا اور ان کے حق میں رحمت کی دعا کرنا:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ [نوح:٢٨]

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔
میں اس عقیدے کا اختتام عبادة رضـــی الله عنہ کی اس حدیث سے کر رہی ہوں جو انہوں نے نبی صلی الله علیہ وسلم سے روایت کی: "جس نے گواہی دی کہ الله کے ســـوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لا شـــریک ہے اور یہ کہ محمد صـــلی الله علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسـول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، جسـے الله نے مریم تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف ســـے ایک روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو

بھی عمل کیا ہو گا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا"[۳۸]۔

میں اللہ سے امید کرتی ہوں کہ ہمیں اسی پر زندہ رکھے گا، اسی پر ہمیں موت دے گا اور اسی پر ہمیں دوبارہ اٹھائے گا۔

اخیر میں اللہ علیم وسمیع وبصیر اور رحمن ورحیم سے دعا گو ہوں کہ اس کاوش کو قبولِ حسن عطا کرے، اسے اپنی رضا کے لیے خالص کرلے، ہمیں لغزش وگمراہی سے محفوظ رکھے، ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے تا آنکہ ہم اس سے مل لیں، ہمارے گناہوں کو معاف کردے، ہماری کمی کوتاہی کو دور کردے، ہم سے، ہماری اولاد سے اور تمام مسلمانوں سے شیطان کی سازش، اس کے وساوس اور اس کی مکاری کو دور کردے، اگر میرے عزیز وبرتر پروردگار نے مجھے مہلت دی تو میں –ان شاء اللہ-اس عقیدے کی تفصیلی شرح کروں گی اور ہر مسئلہ کو دلائل اور اقوال سلف کے ساتھ بیان کروں گی، اور اگر مجھے موت آگئی تو میری موت کے بعد صرف اللہ وحدہ ہی حسیب ورقیب اور محافظ ونگہبان ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

وصلّ اللهم على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

تحریر:

قذلۃ بنت محمد بن عبد اللہ القحطانی

مسجد نبوی ، مدینہ منورہ

على ساكنها الصلاة والسلام وعلى آله وصحبه أجمعين

---

(۳۸) اس حدیث کو بخاری (۱۶۵/۴) حدیث نمبر (۳۴۳۵) اور مسلم (۵۷/۱) حدیث نمبر (۲۸) نے روایت کیا ہے۔

دو شنبہ مطابق ۲ جمادی الاخری ۱۴۳۸ھ

فہرست موضوعات

میں ایک اللہ پر ایمان لائی اور گواہی دیتی ہوں کہ اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، نہ اس کی ربوبیت میں، نہ اس کی الوہیت میں اور نہ اس کے اسماء وصفات میں ۵
میں نے ایک عظیم اللہ پر ایمان لایا اور بت اور معبود باطل کا انکار کیا ۵
میں نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ، جو کبھی نہیں ٹوٹے گا اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے ۵
ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی علو کی صفت سے متصف ہے ۵
ہم اللہ تعالی کے لیے ذات اور شان ومرتبہ کی بلندی اور قہاری وغلبہ کی بلندی ثابت کرتے ہیں ۵
ہم اللہ تعالی کے لیے عرش پر مستوی ہونے کی صفت ثابت کرتے ہیں ۵
علو ورفعت کے بعض دلائل ٦
وہ اپنی مخلوق کی نگرانی کر رہا ہے ٦
ہم اس کے بندوں کے لیے اس کی معیت کو ثابت کرتے ہیں ٧
وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ٨
ہم اس کی تما م تر صفات کو ثابت کرتے ہیں ٨
ہم اللہ کی ذات سے ان تمام چیزوں کی نفی کرتے ہیں جن کی نفی اللہ نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کی ہے ١٢

اللہ کی صفات مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتیں
۱۷

ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان اسماء وصفات کے معانی بھی ہیں ۱۸

ہم معزز فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں
۱۹

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے
۲۱

ہم تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہیں
۲۳

سب سے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
۲۵

ہم ان تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جو انبیاء ورسل پر نازل کی گئیں ۲۷

قرآن ان تمام آسمانی کتابوں کا محافظ اور ان کو منسوخ کرنے والا ہے ۲۸

ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ۳۰

ہم موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں
۳۰

ہم ایمان رکھتے ہیں قیامت کے میدان میں ہونے والے حساب وکتاب، جزا وسزا، اعمال کی پیشگی اور میزان پر
۳۲

ہم حوض پر ایمان رکھتے ہیں، جوکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہوگا۳۳

ہم پل صراط پر ایمان رکھتے ہیں
۳۴

ہم جنت وجہنم پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ ایما ن رکھتے ہیں ۳٦
ہمارا ایمان ہے کہ مرتکبین کبیرہ اگر توبہ سے پہلے فوت ہوجائیں تو اس کا معاملہ اللہ کی مشیت کے ماتحت ہے ۳۷
ہم شفاعت پر بھی ایمان رکھتے ہیں ۳۸
ہم قضاء وقدر پر ایمان رکھتے ہیں ۴۰
ہمارا ایمان ہے کہ بندوں کو قدرت، ارادہ اور مشیت حاصل ہے ۴۱
ہمارا ایما ن ہے کہ ایمان قول وعمل اور عقیدہ سے عبارت ہے ۴۱
ہمارا ایمان ہے کہ ایمان اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے ۴۱
ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضل ومرتبہ کا اقرار کرتے ہیں ۴۲
ہم اہل بیت کے فضل ومقام کا اقرار کرتے ہیں ۴۲
ہم آپ کی ازواج مطہرات امہات المؤمنین سے محبت رکھتے ہیں ۴۲
ہم انبیائے کرام کے معجزات پر اور اولیاء کی کرامات پر ایمان رکھتے ہیں ۴۲
ہم اس چیز کی دعوت دیتے ہیں جس پر ہمارے اسلاف قائم تھے ۴۳
فہرست موضوعات ۴۵